97641 ـ خاوند كو شديد ناراض كر ديا اور طلاق كا مطالبہ كرنے پر خاوند نے طلاق دے دى

سوال

ميں نے اپنے خاوند كو بہت شديد ناراض كر ديا اور اسى حالت ميں اس سے طلاق كا مطالبہ كيا اور ايسا كرنے كے ليے اسے مجبور كيا ميں نے دروازہ بند كر كے اسے كہا تم اس وقت تك باہر نہيں نكل سكتے جب تك مجھے طلاق نہ دے دو، تو اس نے مجھے غصہ كى حالت ميں طلاق دے دى ليكن اسے مجھے طلاق دينے كى نيت نہ تھى، ميں اپنے اس فعل پر نادم ہوں كيا يہ طلاق واقع ہو چكى ہے يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

غصہ كى حالت ميں طلاق ميں سے كچھ كا معاملہ ايسا ہے كہ يہ علماء كے اتفاق كے مطابق واقع نہيں ہوتى، اور كچھ طلاق ايسى بھى ہے جو واقع ہو جاتى ہے، اس ميں غصہ كے درجہ كو مدنظر ركھا جائيگا.

اس كى تفصيل سوال نمبر (22034) اور (45174) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے، آپ اس كا مطالعہ كريں.

حاصل يہ ہے كہ جس غصہ سے انسان كى سمجھ اور ادراك ہى جاتا رہے اور وہ اپنے قول كو سمجھ نہ پائے تو اس سے طلاق واقع نہيں ہوتى.

اور اسى طرح شديد غصہ جو انسان كو طلاق پر آمادہ كرے كہ اگر وہ شخص غصہ ميں نہ ہوتا اور اپنا اختيار ركھتا تو بيوى كو طلاق نہ ديتا، اس سے بھى راجح قول كے مطابق طلاق واقع نہيں ہوگى، اہل علم كى ايك جماعت نے اسے ہى اختيار كيا ہے، اس بنا پر جب آپ كے خاوند نے شديد غصہ كى حالت ميں طلاق كے الفاظ بولے تو طلاق واقع نہيں ہوئى.

دوم:

عورت كے ليے اپنے خاوند سے بغير كسى سبب اور تنگى كے طلاق كا مطالبہ كرنا جائز نہيں، مثلا خاوند برا سلوك كرتا ہو اس كى دليل درج ذيل حديث ہے:

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی ضرورت و تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

الباس: کا معنی شدت و تنگی اور ایسا سبب جس کی بنا پر طلاق طلب کی جا سکتی ہو.

لیکن اگر عورت نے یہ کام شدید غصہ یا پریشانی کی حالت میں کیا ہے تو اسے اللہ تعالی سے توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور آئندہ ایسا مت کرے.

واللہ اعلم .